اہمیتِ زکوٰۃ

مُصنِّف
اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بفیض
حضور مفتی اعظم شاہ محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

برائے ایصالِ ثواب
بچو جو سب کچھی

شائع کردہ
رضا اکیڈمی ممبئی

سلسلہ اشاعت نمبر ۵۰

تاریخی نام

اعز الاکتناہ فی رد صدقۃ مانع الزکوٰۃ

۱۳۰۹

مجدد اسلام امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ

ولادت ۱۲۷۲ھ / ۱۸۵۶ء ــــــ وفات ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء

بفیض

حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا خان صاحب

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ترتیب و تحشیہ

مولانا عبد المبین صاحب نعمانی

رکن المجمع الاسلامی مبارکپور ــــــ صدر المدرسین دار العلوم قادریہ چریاکوٹ

شائع کردہ

رضا اکیڈمی ممبئی ۳

اَعَزُّ الاِکْتِنَاہ فِی رَدِّ صَدَقَۃِ مَانِعِ الزَّکٰوۃ

نادر ترین حقیقت رسی، زکوٰۃ نہ دینے والے کے صدقات وخیرات مردود ہونیکے بارے میں

۱۳۰۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ

(از پیلی بھیت مرسلہ عبدالرزاق خاں، ذی قعدۃ الحرام ۱۳۰۹ھ)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اپنے روپیہ کی زکوٰۃ تو نہیں دیتا ہے مگر روپیہ مصرفِ خیر میں صرف کرتا ہے یعنی ہر روز فقراء کو زر نقد وغلہ تقسیم کرتا ہے اور ایک مسجد بنوائی ہے اور ایک گاؤں اس روپیہ سے خرید کر واسطے خیرات کے ہبہ کر دیا ہے اور تاحیات خود زر توفیر[1] اس کا صرف کرتا رہے گا، مصرف خیر میں اب ایک اور شخص یہ کہتا ہے کہ جس روپیہ کی زکوٰۃ نہیں دی گئی ہے اس روپیہ سے کسی قسم کی خیرات جائز نہیں. ہر روز کی خیرات اور بنوانا مسجد کا، اور گاؤں کا ہبہ کرنا سب اکارت ہے فلہٰذا فتوٰی طلب کیا جاتا ہے کہ جس روپیہ کی زکوٰۃ نہیں دی گئی ہے اس روپیہ کو مصرف خیر میں صرف کرنا جیسا کہ بالا مذکور ہے درست ہے یا نہیں اور اگر نہیں درست ہے تو اس موضع کو ہبہ سے واپس لے کر دوبارہ اس قصد سے ہبہ کرے کہ اس موضع کی توفیر جو ہر سال وصول ہوا کرے گی بالعوض اس زرِ زکوٰۃ کے جو اس کے ذمہ زمانہ ماضیہ کی دین ہے صرف ہوا کرے. بیّنوا توجروا۔

المکلف: عبدالرزاق عرف نھو خاں، کھنڈ ساری، ساکن پیلی بھیت محلہ اشرف خاں

---

[1] یعنی نفع کی رقم ۱۲ نعمانی

الجواب

زکوٰۃ اعظم فروضِ دین و اہم ارکانِ اسلام سے ہے ولہٰذا قرآن عظیم میں بتیس ۳۲ جگہ نماز کے ساتھ اس کا ذکر فرمایا اور طرح طرح سے بندوں کو اس فرض اہم کی طرف بلایا، صاف فرمادیا کہ زنہار نہ سمجھنا کہ زکوٰۃ دی تو مال میں سے اتنا کم ہوگیا، بلکہ اس سے مال بڑھتا ہے۔

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ۔	اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو۔[1]

بعض درختوں میں کچھ اجزائے فاسدہ اس قسم کے پیدا ہوجاتے ہیں کہ پیڑ کی اٹھان کو روک دیتے ہیں۔ احمق نادان انہیں نہ تراشے گا کہ میرے پیڑ سے اتنا کم ہوجائے گا۔ پر عاقل ہوش مند تو جانتا ہے کہ ان کے چھانٹنے سے یہ نونہال لہلہا کر درخت بنے گا ورنہ یوں ہی مرجھا کر رہ جائے گا، یہی حساب زکوٰتی مال کا ہے۔

حدیث میں ہے حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَا خَالَطَتِ الصَّدَقَةُ اَوْ مَالُ الزَّكٰوةِ مَالًا اِلَّا اَفْسَدَتْهُ۔ زکوٰۃ کا مال جس مال میں ملا ہوگا اسے تباہ و برباد کردے گا۔ رواہ البزار والبیہقی عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا۔

دوسری حدیث میں ہے حضور والا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَا تَلِفَ مَالٌ فِيْ بَرٍّ وَّلَا بَحْرٍ اِلَّا بِحَبْسِ الزَّكٰوةِ۔	خشکی و تری میں جو مال تلف ہوتا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے ہی سے تلف ہوتا ہے۔

[1] ترجمہ از کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن پ ۳ ع ۶، البقرہ ۱۲

اَخرجہ الطبرانی فی الاوسط عن اَبی ھریرۃ عن امیرالمومنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

تیسری حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ اَدّٰی زکٰوۃَ مَالِہٖ فَقَدْ اَذْھَبَ اللہُ عَنْہُ شَرَّہٗ۔

جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی بیشک اللہ تعالیٰ نے اس مال کا شر اس سے دور فرمادیا۔

اخرجہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ والطبرانی فی الاوسط والحاکم فی المستدرک عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

چوتھی حدیث میں ہے حضور اعلیٰ صلوٰتُ اللہِ تعالیٰ وسلامُہٗ علیہ فرماتے ہیں۔

حَصِّنُوْا اَمْوَالَکُمْ بِالزَّکوٰۃِ وَدَاوُوْا مَرْضَاکُمْ بِالصَّدَقَۃِ۔

اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو زکوٰۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے۔

رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ عن الحسن والطبرانی والبیہقی وغیرھما عن جماعۃ من الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

اے عزیز! ایک بے عقل گنوار کو دیکھ کہ تخم گندم اگر پاس نہیں ہوتا تو بہ ہزار دقت قرض دام سے حاصل کرتا اور اسے زمین میں ڈال دیتا ہے، اس وقت تو وہ اپنے ہاتھوں سے خاک میں ملا دیا مگر امید لگی ہے کہ خدا چاہے تو یہ کھونا بہت کچھ پانا ہو جائے گا، تجھے اس گنوار کسان کے برابر بھی عقل نہیں۔ یا جس قدر ظاہری اسباب پر بھروسہ ہے اپنے مالک جَلَّ وعَلا کے ارشاد پر اتنا اطمینان بھی نہیں کہ اپنے مال بڑھانے اور ایک ایک دانہ کا ایک ایک پیڑ بنانے کو زکوٰۃ کا بیج نہیں ڈالتا وہ فرماتا ہے زکوٰۃ دو تمہارا مال بڑھے گا۔ اگر دل میں اس فرمان پر یقین نہیں جب تو کھلا کفر ہے ورنہ تجھ سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنے یقینی نفعِ دین و دنیا کی ایسی بھاری تجارت چھوڑ کر دونوں جہان کا زیاں[1] مول لیتا ہے۔

---

[1] نقصان ۱۲

حدیث ۱: میرے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اِنَّ تَمَامَ اِسْلَامِکُمْ اَنْ تُؤَدُّوْا زَکٰوۃَ اَمْوَالِکُمْ۔ تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔ رواہ البزار عن علقمۃ۔

حدیث ۲: حضور معلی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَلْیُؤَدِّ زَکٰوۃَ مَالِہٖ، جو اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لاتا ہو اسے لازم ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ دے۔ یعنی ایمان کا تقاضا یہ ہی ہے کہ زکوٰۃ ادا کی جائے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حدیث ۳: حضور پر نور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس کے پاس سونا یا چاندی ہو اور اس کی زکوٰۃ نہ دے قیامت کے دن اس زر و سیم[۱] کی تختیاں بنا کر جہنم کی آگ میں تپائیں گے۔ پھران سے اس شخص کی پیشانی، کروٹ اور پیٹھ پر داغ دیں گے جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی پھر انہیں تپا کر داغیں گے قیامت کے دن کہ پچاس ہزار برس کا ہے یونہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ہو چکے۔ اخرجہ الشیخان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

مولیٰ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا

اور جو لوگ جوڑتے ہیں سونا چاندی اور اسے خدا کی راہ میں نہیں اٹھاتے یعنی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے انہیں بشارت دے دکھ کی مار کی جس دن تپایا جائے گا۔ وہ سونا چاندی جہنم کی آگ سے پس داغی جائیں گی اس سے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں، یہ ہے جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا۔ اب چکھو مزہ اس

---

[۱] سونا چاندی ۱۲۔

مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ [1] | جوڑنے کا۔

پھر اس داغ دینے کو بھی نہ سمجھئے کہ کوئی چھکا لگا دیا جائے گا یا پیشانی و پشت و پہلو کی فقط چربی نکل کر بس ہو گی بلکہ اس کا حال بھی حدیث سے سُن لیجئے۔

حدیث ۴ :۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ان کے سرِ پستان پر وہ جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائے گا اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑتا سینہ سے نکلے گا۔ اخرجہ الشیخانِ عن الاحنف بن قیس۔

اور فرمایا میں نے حضور نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے۔ رواہ مسلم، اور اس کے ساتھ اور بھی ایک کیفیت سن رکھئے۔

حدیث ۵ :۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کوئی روپیہ دوسرے روپیہ پر نہ رکھا جائے گا، نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی سے چھو جائے گی بلکہ زکوٰۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑھا دیا جائے گا کہ لاکھوں کروڑوں جوڑے ہوں تو ہر روپیہ جدا داغ دے گا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر۔

اے عزیز! کیا خدا اور رسول کے فرمان کو یوں ہی ہنسی ٹھٹھا سمجھتا ہے یا پچاس ہزار برس کی مدت میں یہ جانکاہ مصیبتیں جھیلنی سہل جانتا ہے۔ ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ گرم کرکے بدن پر رکھ، دیکھ پھر کہاں یہ خفیف گرمی، کہاں وہ قہر کی آگ کہاں یہ ایک ہی روپیہ کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال، کہاں یہ منٹ بھر کی دیر، کہاں وہ ہزاروں برس کی آفت، کہاں یہ ہلکا سا چھکا، کہاں وہ ہڈیاں توڑ کر وار پار ہونے والا غضب اللہ تعالیٰ مسلمان کو ہدایت بخشے، آمین۔

حدیث ۶ :۔ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جو شخص اپنے

---

[1] پ ۱۰ ع ۱۱۔ توبہ۔

مال کی زکوٰۃ نہ دے گا وہ مال روز قیامت گنجے اژدہے کی شکل بنے گا اور اس کے گلے میں طوق ہو کر پڑے گا، پھر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتاب اللہ سے اسکی تصدیق پڑھی، کہ رب عزّ وجلّ فرماتا ہے۔ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ[1] جس چیز میں بخل کر رہے ہیں قریب ہے کہ طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈالی جائے قیامت کے دن۔ رواہ ابن ماجۃ والنسائی وابن خزیمۃ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۷ :۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، وہ اژدہا منہ کھول کر اس کے پیچھے دوڑے گا یہ بھاگے گا، اس سے فرمایا جائے گا لے اپنا وہ خزانہ کہ چھپا کر رکھا تھا، کہ میں اس سے غنی ہوں، جب دیکھے گا کہ اس اژدہے سے کہیں مفر[2] نہیں ناچار اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے دیگا وہ ایسا چبائے گا جیسے نر اونٹ چباتا ہے۔ رواہ مسلم عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۸ :۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وہ اژدہا اس پر دوڑیگا یہ پوچھے گا تو کون ہے، کہے گا میں تیرا وہ بے زکوٰتی مال ہوں جو چھوڑ مرا تھا، جب یہ دیکھے گا کہ وہ پیچھا کئے ہی جاتا ہے ہاتھ اُس کے مُنہ میں دیدے گا وہ چبائے گا، پھر اس کا سارا بدن چبا ڈالے گا۔

اخرجہ البزار والطبرانی وابنا خزیمۃ وحِبّان عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۹ :۔ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم، وہ اژدہا اس کا منہ اپنے کلّے میں لے کر کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں رواہ البخاری والنسائی، عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

---

[1] پ ۴ ع ۹۔ آل عمران، [2] بھاگنے کی جگہ۔

حدیث ۱۰:۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فقیر ہرگز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر اغنیاء کے ہاتھوں، سن لو! ایسے تونگروں سے اللہ تعالیٰ سخت حساب لے گا، اور انہیں دردناک عذاب دیگا۔ رواہ الطبرانی عن امیرالمومنین علیؔ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔

حدیث ۱۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں زکوٰۃ نہ دینے والا ملعون ہے زبان پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔

رواہ ابن خزیمۃ و احمد و ابویعلیٰ و ابن حبان۔

حدیث ۱۲:۔ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور کھلانے والے اور اس پر گواہی کرنے والے اور اس کا کاغذ لکھنے والے اور زکوٰۃ نہ دینے والے ان سب کو قیامت کے دن ملعون بتایا۔

رواہ الاصبہانی۔

حدیث ۱۳:۔ کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت کے دن تونگروں کے لئے محتاجوں کے ہاتھ سے خرابی ہے، محتاج عرض کریں گے۔ اے رب ہمارے! انہوں نے ہمارے وہ حقوق جو تونے ہمارے لئے ان پر فرض کئے تھے ظلماً نہ دیئے۔ اللہ عزوجل فرمائے گا، مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلال کی کہ تمہیں اپنا قرب عطا کروں گا اور انہیں دور رکھوں گا۔ رواہ الطبرانی و ابوالشیخ عن انس رضی اللہ عنہ۔

حدیث ۱۴:۔ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگ دیکھے جن کے آگے پیچھے عرقی لنگوٹیوں کی طرح کچھ چیتھڑے تھے اور جہنم کی گرم آگ پتھر اور تھوہڑ اور سخت کڑوی جلتی بدبو گھاس چوپایوں کی طرح چرتے پھرتے تھے جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں عرض کی یہ زکوٰۃ نہ دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا۔ اللہ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔ رواہ البزار عن ابی ہریرۃ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۱۵ :۔ دو عورتیں خدمت والا میں سونے کے کنگن پہنے حاضر ہوئیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی زکوٰۃ دوگی؟ عرض کی نہ فرمایا، کیا چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے عرض کی نہ، فرمایا تو زکوٰۃ دو رواہ الترمذی والدارقطنی واحمد وابوداؤد والنسائی عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حدیث ۱۶ :۔ ایک بی بی چاندی کے چھلے پہنے تھیں فرمایا ان کی زکوٰۃ دوگی؟ انہوں نے کچھ انکار سا کیا فرمایا تو یہی تجھے جہنم میں لے جانے کو بہت ہیں۔ رواہ ابوداؤد والدارقطنی عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

حدیث ۱۷ :۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں زکوٰۃ نہ دینے والا قیامت کے دن دوزخ میں ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۱۸ :۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوزخ میں سب سے پہلے تین شخص جائیں گے ان میں ایک وہ تونگر کہ اپنے مال میں اللہ عزوجل کا حق ادا نہیں کرتا۔ رواہ ابنا خزیمۃ وحبان فی صحیحیہما عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

غرض زکوٰۃ نہ دینے کی جانکاہ آفتیں وہ نہیں جن کی تاب آسکے۔ نہ دینے والے کو ہزارہا سال ان سخت عذابوں میں گرفتاری کی امید رکھنی چاہیئے کہ ضعیف البنیان انسان کی کیا جان اگر پہاڑوں پر ڈالی جائیں سرمہ ہو کر خاک میں مل جائیں پھر اس سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنا مال جھوٹے سچے نام کی خیرات میں صرف کرے اور اللہ عزوجل کا فرض اور اس بادشاہ قہار کا وہ بھاری قرض گردن پر رہنے دے یہ شیطان کا بڑا دھوکہ ہے کہ آدمی کو نیکی کے پردے میں ہلاک کرتا ہے، نادان سمجھتا ہے نیک کام کر رہا ہوں اور نہ جانا کہ نفل بے فرض نرے دھوکے کی ٹٹی ہے اس کے قبول کی امید تو مفقود اور اس کے ترک کا عذاب گردن پر موجود۔

اے عزیز! فرض خاص سلطانی قرض ہے اور نفل گویا تحفہ ونذرانہ قرض

نہ دیجئے اور بالائی بے کار تحفے بھیجئے وہ کب قابل قبول ہوں گے، خصوصًا اس شہنشاہِ غنی کی بارگاہ میں جو تمام جہان و جہانیان سے بے نیاز ہے، یوں یقین نہ آئے تو دنیا کے جھوٹے حاکموں ہی کو آزمالے کوئی زمیندار مال گذاری تو بند کرلے اور تحفہ میں ڈالیاں بھیجا کرے دیکھو تو سرکاری مجرم ٹھہرتا ہے یا اس کی ڈالیاں کچھ بہبود کا پھل لاتی ہیں۔ ذرا آدمی اپنے ہی گریبان میں منہ ڈالے فرض کیجئے آسامیوں سے کسی کھنڈساری کا رس بندھا ہوا ہے جب دینے کا وقت آئے وہ رس تو ہرگز نہ دیں مگر تحفہ میں آم خربوزے بھیجیں کیا یہ شخص ان آسامیوں سے راضی ہوگا یا آتے ہوئے اسکی نادہندی پر جو آزار انہیں پہنچا سکتا ہے ان آم خربوزے کے بدلے اس سے باز آئیگا، سبحان اللہ جب ایک کھنڈساری کے مطالبے کا یہ حال ہے تو مَلِکُ الْمُلُوْکِ اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْن جَلَّ وَعَلَا کے قرض کا کیا پوچھنا۔

لَا جَرَمْ محمد بن المبارک بن الصباح اپنے "جزء املاء" اور عثمان بن ابی شیبہ اپنی "سنن" اور ابونعیم "حلیۃ الاولیاء" اور ہناد "فوائد" اور ابن جریر "تہذیب الآثار" میں عبدالرحمٰن بن سابط زبید و زبید پسرانِ حارث و مجاہد سے راوی۔

لَمَّا حَضَرَ اَبَابَکْرِنِ الْمَوْتُ دَعَا عُمَرَ فَقَالَ: اِتَّقِ اللّٰہَ یَا عُمَرُ وَ اعْلَمْ اَنَّ لِلّٰہِ عَمَلًا بِالنَّھَارِ لَا یَقْبَلُہٗ بِاللَّیْلِ وَعَمَلًا بِاللَّیْلِ لَا یَقْبَلُہٗ بِالنَّھَارِ وَاعْلَمْ اَنَّہٗ لَا یَقْبَلُ نَافِلَۃً حَتّٰی تُؤَدَّی الْفَرِیْضَۃُ، (الحدیث)

یعنی جب خلیفۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نزع کا وقت ہوا امیرالمومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا اے عمر اللہ سے ڈرنا اور جان لو کہ اللہ کے کچھ کام دن میں ہیں کہ انہیں رات میں کرو تو قبول نہ فرمائیگا اور کچھ کام رات میں ہیں کہ انہیں دن میں کرو تو مقبول نہ ہوں گے اور خبردار رہو کہ کوئی نفل قبول نہیں ہوتا جب تک فرض ادا نہ کرلیا جائے۔

ذکرہ العلامۃ ابراھیم بن عبداللہ الیمنی المدنی الشافعی

فی الباب الثالث عشر من کتاب "القول الصواب فی فضل عمر بن الخطاب" و فی الباب التاسع عشر من کتاب "التحقیق فی فضل الصدیق" وھو اول کتب کتابہ "الاکتفاء فی فضل الاربعۃ الخلفاء" ورواہ الامام الجلیل الجلال السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ فی الجامع الکبیر فقال عن عبد الرحمن بن سابط و زید بن زبید بن الحارث و مجاھد قالوا لما حضر الخ۔

حضور پر نور سیدنا غوث اعظم مولائے اکرم حضرت شیخ محی الملۃ والدین ابو محمد عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب مستطاب "فتوح الغیب شریف" میں کیا کیا جگر شگاف مثالیں ایسے شخص کے لئے ارشاد فرمائی ہیں جو فرض چھوڑ کر نفل بجا لائے۔ فرماتے ہیں۔

اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے کسی شخص کو بادشاہ اپنی خدمت کے لئے بلائے یہ وہاں تو حاضر نہ ہوا اور اس کے غلام کی خدمت گاری میں موجود رہے۔ پھر حضرت امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے اس کی مثال نقل فرمائی۔ کہ جناب ارشاد فرماتے ہیں ایسے شخص کا حال اس عورت کی طرح ہے جسے حمل رہا جب بچہ ہونے کے دن قریب آئے اسقاط ہوگیا، اب وہ نہ حاملہ ہے نہ بچہ والی۔ یعنی جب پورے دنوں پر آکر اسقاط ہوا تو محنت تو پوری اٹھائی اور نتیجہ خاک نہیں کہ اگر بچہ ہوتا تو ثمرہ خود موجود تھا۔ حمل باقی رہتا تو آگے امید لگی تھی، اب نہ حمل نہ بچہ، نہ امید نہ ثمرہ اور تکلیف وہی جھیلی جو بچہ والی کو ہوئی ہوتی ایسے ہی اس نفل خیرات دینے والے کے پاس سے روپیہ تو اٹھا مگر جب کہ فرض چھوڑا، یہ نفل بھی قبول نہ ہوا، تو خرچ کا خرچ ہوا اور حاصل کچھ نہیں اسی کتاب مبارک میں حضور مولیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ۔

فَاِنِ اشْتَغَلَ بِالسُّنَنِ وَالنَّوَافِلِ قَبْلَ الْفَرَائِضِ لَمْ یُقْبَلْ مِنْہُ

یعنی فرض چھوڑ کر سنت و نفل میں مشغول ہوگا یہ قبول نہ ہوں گے اور ، خوار کیا

وَاُھِیْن۔ | جائے گا۔

یوں ہی شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہٗ نے اس کی شرح میں فرمایا۔

"ترکِ[1] آنچہ لازم وضروری است واہتمام بہ آنچہ نہ ضروری ست از فائدۂ عقل وخرد دور است چہ دفع ضرر اہم است بر عاقل از جلب نفع بلکہ بحقیقت نفع دریں صورت منتفی ست"۔

حضرت شیخ الشیوخ امام شہاب الملۃ والدین سہروردی قدس سرہ العزیز "عوارف شریف" کے باب الثامن والثلثین میں حضرت خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں۔

بَلَغَنَا اَنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبَلُ نَافِلَۃً حَتّٰی تُؤَدّٰی فَرِیْضَۃٌ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَثَلُکُمْ کَمَثَلِ الْعَبْدِ السُّوْءِ بَدَأَ بِالْھَدِیَّۃِ قَبْلَ قَضَاءِ الدَّیْنِ۔

ہمیں خبر پہنچی کہ اللہ عزوجل کوئی نفل قبول نہیں فرماتا یہاں تک کہ فرض ادا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے فرماتا ہے کہاوت تمہاری اس بد بندہ کی مانند ہے جو قرض ادا کرنے سے پہلے تحفہ پیش کرے۔

خود حدیث میں ہے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اَرْبَعٌ فَرَضَھُنَّ اللّٰہُ فِی الْاِسْلَامِ فَمَنْ جَاءَ بِثَلٰثٍ لَمْ یُغْنِیْنَ عَنْہُ شَیْئًا حَتّٰی یَاْتِیَ بِھِنَّ جَمِیْعًا اَلصَّلٰوۃُ وَالزَّکٰوۃُ وَصِیَامُ رَمَضَانَ وَحَجُّ الْبَیْتِ۔

چار چیزیں اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض کی ہیں جو ان میں سے تین ادا کرے وہ اسے کچھ کام نہ دیں جب تک پوری چاروں نہ بجا لائے نماز، زکوٰۃ، روزۂ رمضان، حج کعبہ۔

رواہ الامام احمد فی مسندہ بسند حسن عن عمارۃ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

---

[1] "لازم اور ضروری کام کو چھوڑ دینا اور غیر ضروری کا اہتمام کرنا عقل سے دور ہے اس لئے کہ عقلمند کے نزدیک نقصان کا دور کرنا نفع حاصل کرنے سے زیادہ اہم ہے۔ بلکہ درحقیقت اس صورت میں نفع ہی نہیں ہے"۔ م ع۔ نعمانی۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اُمِرْنَا بِاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَمَنْ لَّمْ یُزَکِّ فَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ۔ ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جو زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہیں۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر بسندٍ صحیحٍ۔

سُبْحٰنَ اللہ۔ جب زکوٰۃ نہ دینے والے کی نماز، روزے، حج تک مقبول نہیں تو اس نفل خیرات نام کی کائنات سے کیا امید ہے؟ بلکہ انہیں سے اصبہانی کی روایت میں یوں آیا کہ فرماتے ہیں۔

مَنْ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَلَمْ یُؤْتِ الزَّکٰوۃَ فَلَیْسَ بِمُسْلِمٍ یَّنْفَعُہٗ عَمَلُہٗ۔

جو نماز ادا کرے اور زکوٰۃ نہ دے، وہ مسلمان نہیں کہ اسے اس کا عمل کام آئے۔

الٰہی مسلمانوں کو ہدایت فرما آمین۔

بِالْجُمْلَہ اس شخص نے آج تک جس قدر خیرات کی مسجد بنائی، گاؤں وقف کیا، یہ سب امور صحیح و لازم تو ہو گئے کہ نہ اب دی ہوئی خیرات فقیر سے واپس کر سکتا ہے، نہ کئے ہوئے وقف کو پھیر لینے کا اختیار رکھتا ہے نہ اس گاؤں کی توفیر ادائے زکوٰۃ خواہ اپنے اور کسی کام میں صرف کر سکتا ہے کہ وقف بعد تمامی لازم و حتمی ہو جاتا ہے جسکے اِبطال کا ہرگز اختیار نہیں رہتا۔ فی الدرِّ المختار اَلْوُقُفُ عِنْدَ ھُمَا حَبْسُھَا عَلٰی مِلْکِ اللہِ تَعَالٰی فَیَلْزَمُ فَلَا یَجُوْزُ لَہٗ اِبْطَالُہٗ وَلَا یُوْرَثُ عَنْہُ وَعَلَیْہِ اَلْفَتْوٰی۔

مگر بایں ہمہ جب تک زکوٰۃ پوری پوری نہ ادا کر دے ان افعال پر امید ثواب و قبول نہیں کہ کسی فعل کا صحیح ہو جانا اور بات ہے اور اُس پر ثواب ملنا، مقبولِ بارگاہ ہونا اور بات ہے مثلاً اگر کوئی شخص دکھاوے کے لئے نماز پڑھے، نماز صحیح تو ہو گئی، فرض اُتر گیا، پر نہ قبول ہو گی نہ ثواب پائے گا بلکہ الٹا گنہگار ہو گا۔ یہی حال اس شخص کا ہے۔

اے عزیز! اب شیطانِ لعین کہ انسان کا عَدُوٌّ مُّبِیْن[1] ہے بالکل ہلاک کر

[1] کھلا دشمن ۱۲

دینے اور یہ ذرا سا ڈورا جو قصدِ خیرات کا لگا رہ گیا ہے جس سے فقرا کو تو نفع ہے اسے بھی کاٹ دینے کے لئے یوں فقرہ سوجھائے گا کہ جو خیرات قبول نہیں تو کرنے سے کیا فائدہ چلو اسے بھی دور کرو اور شیطان کی پوری بندگی بجا لاؤ مگر اللہ عزوجل کو تیری بھلائی اور عذاب شدید سے رہائی منظور ہے تو وہ تیرے دل میں ڈالے گا کہ اس حکم شرعی کا جواب یہ نہ تھا جو اس دشمنِ ایمان نے تجھے سکھایا اور رہا سہا بالکل ہی مُتَمَرِّد وسرکش بنایا بلکہ تجھے تو وہ فکر کرنی تھی جس کے باعث عذابِ سلطانی سے بھی نجات ملتی اور آج تک کے یہ وقف ومسجد وخیرات بھی سب مقبول ہو جانے کی امید پڑتی. بھلا غور کرو وہ بات بہتر کہ بگڑتے ہوئے کام پھر بن جائیں، اکارت جاتی محنتیں ازسرِ نو ثمرہ لائیں، یا معاذ اللہ یہ بہتر کہ رہی سہی نام کو جو صورتِ بندگی باقی ہے اسے بھی سلام کیجئے اور کھلے ہوئے سرکشوں اِشتہاری باغیوں میں نام لکھا لیجئے وہ نیک تدبیر یہی ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے سے صدق دل سے توبہ کیجئے آج تک کہ جتنی زکوٰۃ گردن پر ہے. فوراً دل کی خوشی کے ساتھ اپنے رب کا حکم ماننے اور اسے راضی کرنے کو ادا کر دیجئے کہ شہنشاہ بے نیاز کی درگاہ میں باغی غلاموں کی فہرست سے نام کٹ کر فرماں بردار بندوں کے دفتر میں چہرہ لکھا جائے. مہربان مولیٰ جس نے جان عطا کی، اعضا دیئے، مال دیا، کروروں نعمتیں بخشیں اس کے حضور مُنہ اجالا ہونے کی صورت نظر آئے اور مژدہ ہو، بشارت ہو، نوید ہو، تہنیت ہو کہ ایسا کرتے ہی اب تک جس قدر خیرات دی ہے، وقف کیا ہے، مسجد بنائی ہے ان سب کی بھی مقبولی کی امید ہوگی کہ جس جرم کے باعث یہ قابل قبول نہ تھے جب وہ زائل ہو گیا انہیں بھی بِاِذْنِ اللہ تعالیٰ شرف قبول حاصل ہو گیا چارۂ کار تو یہ ہے آگے ہر شخص اپنی برائی بھلائی کا اختیار رکھتا ہے. مدّت دراز گزرنے کے باعث اگر زکوٰۃ کا تحقیقی حساب نہ معلوم ہو سکے تو عاقبت پاک کرنے کے لئے بڑی سے بڑی رقم جہاں تک خیال میں آسکے فرض کر لے کہ زیادہ جائے گا تو ضائع نہ جائے گا بلکہ تیرے ربِّ مہربان کے پاس تیری بڑی حاجت کے وقت کے لئے جمع رہے گا وہ اس کا کامل اجر جو تیرے حوصلہ وگمان سے باہر ہے عطا فرمائیگا اور کم گیا تو بادشاہِ قہار کا

مطالبہ جیسا ہزار روپیہ کا ویسا ہی ایک پیسہ کا۔ اگر بدیں وجہ کہ مال کثیر اور قرنوں[1] کی زکوٰۃ ہے یہ رقم وافر[2] دیتے ہوئے نفس کو درد پہنچے گا تو اول تو یہی خیال کر لیجئے کہ قصور اپنا ہے سال بہ سال دیتے رہتے تو یہ گٹھری کیوں بندھ جاتی، پھر خدائے کریم عزوجل کی مہربانی دیکھئے اس نے یہ حکم نہ دیا کہ غیروں ہی کو دیجئے بلکہ اپنوں کو دینے میں دونا ثواب رکھا ہے۔ ایک تصدق کا، ایک صلۂ رحم کا۔ تو جو اپنے گھر سے پیارے دل کے عزیز ہوں جیسے بھائی بھتیجے بھانجے انہیں دے دیجئے کہ ان کا دینا چنداں ناگوار نہ ہوگا بس اتنا لحاظ کر لیجئے کہ نہ وہ غنی ہوں نہ غنی باپ زندہ کے نابالغ بچے، نہ ان سے علاقۂ زوجیت یا ولادت ہو۔ یعنی نہ وہ اپنی اولاد میں نہ آپ ان کی اولاد میں۔

پھر اگر رقم ایسی ہی فراواں ہے کہ گویا ہاتھ بالکل خالی ہوا جاتا ہے تو دیئے بغیر تو چھٹکارا نہیں خدا کے وہ سخت عذاب ہزاروں برس تک جھیلنے بہت دشوار ہیں۔ دنیا کی یہ چند سانسیں تو جیسے بنے گزر ہی جائیں گی تاہم اگر یہ شخص اپنے ان عزیزوں کو بہ نیت زکوٰۃ دیکر قبضہ دلادے۔ پھر وہ ترس کھا کر بغیر اس کے جبر و اکراہ کے اپنی خوشی سے بطور ہبہ جس قدر چاہیں واپس کر دیں تو سب کے لئے سراسر فائدہ ہے اس کے لئے یہ کہ خدا کے عذاب سے چھوٹا۔ اللہ تعالیٰ کا قرض فرض ادا ہوا اور مال بھی حلال و پاکیزہ ہو کر واپس ملا جو رہا وہ اپنے جگر پاروں کے پاس رہا ان کیلئے یہ فائدے ہیں کہ دنیا میں مال ملا عقبیٰ میں اپنے عزیز مسلمان بھائی پر ترس کھانے اور اسے ہبہ کرنے اور اس کا دائے زکوٰۃ میں مدد دینے سے ثواب پایا پھر اگر ان پر پورا اطمینان ہو تو زکوٰۃ سالہائے سال کا حساب لگانے کی بھی حاجت نہ رہے گی، اپنا کل مال بطور تصدق انہیں دیکر قبضہ دلادے پھر وہ جس قدر چاہیں اپنی طرف سے ہبہ کر دیں کتنی ہی زکوٰۃ اس پر تھی سب ادا ہو گئی اور سب مطلب بر آئے اور فریقین نے ہر قسم کے دینی و دنیوی نفع پائے۔ مولیٰ عزوجل اپنے کرم سے توفیق عطا فرمائے آمین، آمین یا رب العلمین، واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم۔ (کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

---

[1] مدتوں کی زکوٰۃ [2] زیادہ ۱۲

رضا اکیڈمی بمبئی کی اپیل

آپ اپنے عطیات، زکوٰۃ، صدقات، چرم قربانی وغیرہ اہل سنت کو ہی دیں ورنہ آپ کے یہ تمام کار خیر ضائع ہو جائیں گے۔ اور کسی مرتد وہابی، تبلیغی، جماعت اسلامی، غیر مقلّد رافضی، خارجی وغیرہ کو دینا حرام ہے۔ مندرجہ ذیل مدارس و ادارے بھی آپ کی امداد کے مستحق ہیں۔

● دار العلوم منظر اسلام ● دار العلوم مظہر اسلام ● دار العلوم قادریہ ● جامعہ نوریہ رضویہ (بریلی شریف) ● جامعہ امجدیہ رضویہ۔ گھوسی ● جامعہ اشرفیہ۔ مبارکپور ● دار العلوم امام احمد رضا ● دار العلوم حنفیہ ● دار العلوم رضائے حبیب ● دار العلوم محمّدیہ ● دار العلوم محبوب سبحانی۔ (بمبئی) ● دار العلوم غریب نواز ● جامعہ حبیبیہ (الہ آباد) ● فیض العلوم۔ جمشید پور ● دار العلوم فیض الرسول۔ براؤں شریف ● دار العلوم غوثیہ اہلِ سنّت۔ بڑھیا ● جامعہ نعیمیہ۔ مراد آباد ● دار العلوم رضائے مصطفےٰ۔ لوکہا ● دار العلوم غوثِ اعظم۔ پور بندر ● دار العلوم عزیزیہ۔ ناپارہ ● جامعہ امجدیہ ● جامعہ عربیہ اسلامیہ (ناگپور) ● دار العلوم اہل سنت۔ ناسک ● دار العلوم اہل سنّت۔ اکولہ ● دار العلوم نوری۔ اندور ● دار العلوم قادریہ۔ چریاکوٹ ● دار العلوم علیمیہ۔ جمدا شاہی ● دار العلوم نوریہ رضویہ سرحق۔ ہنگولی ● دار العلوم غریب نواز۔ ناندیڑ ● جامعہ مظفریہ برکات العلوم۔ داتا گنج بدایوں ● مدرسہ عالیہ اسلامیہ۔ سنبھل ● مدرسہ نظام العلوم رضویہ۔ شیرانی آباد ● الجامعۃ الرضا۔ فرحت نگر بستی ● فیض العلوم۔ محمود آباد ● جامعہ صابریہ رضویہ۔ دہرہ دون ● جامعہ مصطفائیہ عزیز الاسلام۔ سورجپور ● الجامعۃ الرضویہ۔ پٹنہ ● دار العلوم معین الاسلام۔ تھام ● دار العلوم شاہ عالم۔ احمد آباد

حضور مفتئ اعظم کے صد سالہ جشنِ یومِ ولادت پر منصوبے

تاجدارِ اہلِ سنّت سیّدنا حضور مفتئ اعظم حضرت علاّمہ الشاہ محمّد مصطفیٰ رضا نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادتِ مبارک ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ ہجری کو ہوئی ۔ ۱۴۱۰ ہجری کو سو سال ہو جائینگے رضا اکیڈمی ممبئی نے ایک پروگرام بنایا ہے جس کو احبابِ اہلِ سنت کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے تا کہ ملک بھر میں اس پروگرام پر عمل ہو سکے ۔

○ مفتئ اعظم کانفرنس کا ہر صوبے میں انعقاد ○ حضور مفتئ اعظم کی تمام کتابوں کی ہر زبان میں اشاعت ○ حضور مفتئ اعظم کے متعلق اور ان کے والد ماجد سیّدنا سرکار اعلیٰ حضرت کے متعلق یا پھر تصانیف اعلیٰ حضرت سے کم از کم سو مختلف عنوانات پر کتابیں شائع کیجائیں ○ مفتئ اعظم کے نام پر مساجد، دار العلوم کتب خانے، ادارے، اسکول ٹیکنیکل اسکول، پریس، اسپتال، مسافر خانے، دوا خانے، بینک سبیل، لائبریری، ٹیپ لائبریری وغیرہ قائم کیے جائیں ۔ ○ ذی الحجہ کے مہینے میں پیدا ہونے والے ہر لڑکے کا نام محمد مصطفےٰ رضا نوری رکھا جائے ○ ایک ایسا ادارہ قائم کیا جائے جہاں حضور مفتئ اعظم اور ان کے والد مکرم سیّدنا سرکار اعلیٰ حضرت کی جملہ تصانیف مہیّا کر کے ملک کے مختلف مقامات پر نمائش کرائے ○ ہر سنّی ماہنامے، ہفتہ وار، روزنامے کی ذمہ داری ہے کہ وہ ۱۴۱۰ ہجری کے کسی مہینے میں مفتئ اعظم نمبر شائع کریں ۔ ○ بریلی شریف میں نوری گیسٹ ہاؤس قائم کیا جائے ○ انڈیا گورنمنٹ سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ حضور مفتئ اعظم پر ڈاک ٹکٹ جاری کرے ۔ ○ حضور مفتئ اعظم کی ایک عظیم سوانح حیات مرتب کی جائے ۔ ○ رضا مسجد جہاں حضور مفتئ اعظم نماز ادا فرماتے تھے اور خانقاہ رضویہ جہاں حضور مفتئ اعظم کا مزار پاک ہے اس کی شاندار تعمیر کرائی جائے ۔

○ حضور مفتئ اعظم کے دیوان کو ٹیپ (اوڈیو کیسٹ) میں کسی خوش الحان نعت گو سے پڑھوا کر عام کیا جائے ۔ ○ حضور مفتئ اعظم کے نام پر جتنے ادارے ہیں ان کی امداد کی جائے ۔

○ جملہ سنّی ادارے، مدارس، علماء، مشائخ وغیرہ اپنے لفافے پر جشن مفتئ اعظم کا مونوگرام چھپاں کروائیں یا چھپوائیں ۔